پچھلے دنوں ہمارے دوست جناب خیر بہوروی بھی دنیا سے رخصت ہوگئے، مرحوم اردو کے قدیم اور روایتی خدمت گذار تھے، اور اردو ادب کی خدمت ہی ان کا شب و روز کا مشغلہ تھا۔ شروع میں انجمن ترقی اردو کے مرکزی دفتر میں مولوی عبدالحق صاحب کے ساتھ کام کیا اور مولوی صاحب کے مضبوط دست و بازو ثابت ہوئے۔ پھر جب انقلاب ۱۹۴۷ء کی لپیٹ میں آکر "انجمن" کا دفتر دہلی سے علی گڈھ منتقل ہوا تو وہاں قاضی عبدالغفار صاحب کی رفاقت میں آرگنائزر کی حیثیت سے انجمن کی قابل قدر خدمات انجام دیں۔ خیر صاحب اردو کے پرجوش، تجربہ کار اور مخلص کارکن تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انجمن ترقی اردو سے رسمی قطع تعلق کے بعد بھی اردو ادب کی خدمت میں اسی طرح لگے رہے، اب ایک عرصے سے ان کی سرگرمیوں کا مرکز لکھنؤ کا "لاری ہاؤس" ہوگیا تھا اور مستقل طور پر وہیں قیام پذیر تھے۔ لکھنؤ کے ادبی اجتماعات کی رونق ان کے دم سے قائم تھی۔ "میر اکاڈمی" کے سکریٹری کی حیثیت سے بڑی جانفشانی اور لگن سے کام کر رہے تھے۔ انھوں نے اس اکاڈمی کے ذریعہ میر اور غالب پر بعض ایسے تحقیقی کام بھی کئے جو اردو ادب کی تاریخ میں یادگار رہیں گے، یہ کام ابھی مکمل نہیں ہوئے تھے کہ پیغام اجل آپہنچا، مرحوم عرصے سے مسلسل علیل تھے، شائد ایک آنکھ بھی خراب ہوگئی تھی لیکن بڑھاپے اور بیماری کے باوجود قوم کے اس خادم کے ارادے جوان تھے۔ خیر صاحب کو ندوۃ المصنفین کے کاموں سے بھی خاص دلچسپی تھی اور اس کے حلقۂ معاونین کی توسیع کے لئے کوشش کرتے رہتے تھے یوں بھی بڑے باوضع تھے جس سے جو تعلق قائم ہوگیا اس کو آخر تک خوب صورتی سے نبھایا، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ جناب مقبول احمد صاحب لاری سے بجا طور پر توقع ہے کہ "میر اکاڈمی" کی بدستور سرپرستی فرماتے رہیں گے، اور خیر صاحب جو کام نامکمل چھوڑ گئے ہیں ان کو مکمل کرانے کی سعی کریں گے۔

جناب محمد یٰسین صاحب نوری بیرسٹر بھی ہماری قومی اور ملی زندگی کے بڑے ممتاز ہیرو تھے گجرات ان کا وطن تھا۔ علی گڑھ میں تعلیم پائی اس لئے اس کے اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے بڑے فعال اور مخلص رکن تھے۔ ولایت جاکر بیرسٹری کی اور بمبئی میں رہائش اختیار کی۔ خلافت تحریک سے